آل النبی ذریعتی — وھم الیہ وسیلتی
ارجوبھم اعطی غدًا — بیدی الیمین صحیفتی

میرے ذریعۂ نجات آل رسول اللہ ہی ہیں اور وہی میرے لئے اللہ کے نزدیک وسیلہ ہیں میں امید کرتا ہوں کہ انھیں کے صدقے اور طفیل سے کل قیامت کے دن میرا نامۂ اعمال میرے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا۔ (حضرت امام شافعیؒ)

امامت و ولایت

مؤلفہ
جناب علامہ حاجی سید بابا خلیل احمد صاحب
چشتی صابری
فاضل علوم مشرقی و مغربی بنارس

حسب فرمائش:- طالبان حق و تحقیق بنارس

قیمت ۲/

امامت و ولایت

شیعہ اور سنی دونوں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ اسلام و ایمان کے امام بارہ ہیں جنھیں دوزدہ امام کہتے ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی اور مختصر حالات یہ ہیں:۔

پہلے امام

امیر المومنین حضرت علی مرتضی ابن ابی طالب سلام اللہ تعالی علیہ، حضور کے والد بزرگوار کا نام حضرت ابوطالب تھا اور حضور کی والدۂ ماجدہ کا اسم گرامی حضرت فاط[مہ] بنت اسد تھا۔ حضور کی ولادت شریفہ واقعۂ فیل کے تیس سال بع[د]

ئے خانۂ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے تاریخ ولادت ۱۳؍رجب ہے حضور
کے پندرہ صاحبزادے تھے، دبروایتے انیس وبروایتے اٹھارہ صاحبزادیاں
تیرہ تھیں۔ اور ایک روایت کے مطابق اٹھارہ تھیں۔

حضور کی شہادت ترسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔ کوفہ میں
روز جمعہ ۲۱؍رمضان المبارک کو شہید ہوئے۔ سالِ شہادت چالیس ہجری
ہے۔ ابن مُلجم خارجی نے شہید کیا اور کوفہ سے چھ میل دور نجف اشرف
میں مدفون ہوئے۔

حضور کی مدتِ خلافت صرف چار سال اور نو مہینے ہے۔
حضور رسول اللہ کے چچازاد بھائی ہیں اور داماد ہیں نیز یہ کہ رسول اللہ کے
ہمراہ سوائے غزوۂ تبوک کے تمام غزوات میں شریک رہے۔

دوسرے امام

حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام:۔ حضور کے
والدِ بزرگوار جناب مولیٰ ہیں اور والدۂ ماجدہ
جنابِ سیدہ ہیں حضور سنہ ۳ھ میں سنیچر کی رات کو مدینۂ طیبہ کے اندر
۱۵؍شعبان المعظم کو یا بروایتے ۱۵؍رمضان المبارک کو پیدا ہوئے۔ حضور
کے پندرہ صاحبزادے تھے اور چار صاحبزادیاں تھیں۔

معاویہ نے یزید پلید کی حکومت کا راستہ صاف کرنے کے لئے حضور کو زہر دلوا کر شہید کرا دیا۔ شہادت کے وقت چھیالیس سال اور چھ مہینہ کی عمر شریف تھی۔ شہادت ۵۰ سنہ ہجری میں ۲۸ صفر کو ہوئی۔ جنۃ البقیع میں مدفون ہوئے مدت خلافت صرف چھ مہینے ہے۔

تیسرے امام سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام:۔ حضور بھی جناب سیدہ اور جناب مولا کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت امام حسن علیہ السلام سے چھوٹے ہیں۔ حضور کی ولادت شریفہ ۴ سنہ ہجری میں تین شعبان کو مدینۂ طیبہ میں ہوئی۔ حضور کے چار صاحبزادے تھے اور تین صاحبزادیاں تھیں۔ ۶۱ سنہ ہجری میں جمعہ کے دن دس محرم کو میدان کربلا میں شہید ہوئے۔ اور وہیں زیر خاک آرام بھی فرمایا۔ ابن زیاد ملعون نے یزید پلید کے حکم سے حضور کو شہید کرایا۔

چوتھے امام سید الساجدین حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

سید الشہداء حضور کے والد بزرگوار اور حضرت شہربانو حضور کی والدۂ ماجدہ ہیں۔ ولادت شریفہ مدینۂ طیبہ میں ہوئی ۳۷ سنہ ہجری سالِ ولادت ہے اور تاریخ ولادت ۹ شعبان یا ۵ جمادی الاولیٰ ہے۔ آپکا اسم ابن دلید

بنی امیہ کے گیارہویں بادشاہ نے زہر دلوا کر شہید کرا دیا۔ اٹھاون سال چار مہینے کی عمر شریف میں مدینہ طیبہ کے اندر حضور کی شہادت ۹۵ھ میں سنیچر کی رات کو ہوئی تاریخ شہادت ۱۲ محرم یا ۱۸ محرم ہے حضور کے پندرہ صاحبزادے تھے۔ اور دو صاحبزادیاں تھیں۔ جنتہ البقیع میں مدفون ہوئے۔ حضور کے چھ صاحبزادوں سے ہی حضور کی نسل جاری ہے اور تمام سادات حسینی کے مورث اعلیٰ حضور ہی ہیں۔

پانچویں امام

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:۔ حضور حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں والدۂ ماجدہ کا اسم گرامی ام عبداللہ ہے ۵۷ھ ہجری میں اتوار کے دن ۳۰ صفر یا پہلی رجب کو مدینہ طیبہ میں پیدا ہوئے تھے نو صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں۔ ابراہیم ابن ولید اُموی نے حضور کو بھی زہر دلوا دیا اور اسی کے اثر سے صرف ستاون سال کی عمر شریف میں بماہ ربیع الاول یا بتاریخ ۷ ذی الحجہ حضور نے جام شہادت نوش فرمالیا واقعۂ کربلا کے وقت حضور کی عمر شریف صرف تین سال کی تھی حضور حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے استاد معظم اور پیر و مرشد ہیں۔ حضور جنتہ البقیع میں مدفون ہوئے۔

چھٹے امام

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:۔ حضور کے والد بزرگوار حضرت امام باقر علیہ السلام تھے اور والدۂ ماجدہ کا اسم گرامی

حضرت ام فروا تھا حضور ۸۳ھ ہجری میں بتاریخ ۱۷ ربیع الاول صبح صادق کے وقت مدینۂ طیبہ میں پیدا ہوئے حضور کے سات صاحبزادے تھے اور تین صاحبزادیاں تھیں منصور عباسی نے حضور کو زہر دیدیا اور پینسٹھ سال کی عمر شریف میں حضور نے شہادت پائی سال شہادت ۱۴۸ھ ہجری ہے روز شہادت سنیچر ہے اور تاریخ شہادت ۱۵ رجب یا ۱۵ شوال ہے جنۃ البقیع میں زیر زمین آرام فرمایا۔ سلوک و تصوف کی بنیاد حضور کی ہی ذات گرامی سے ہے۔ اور حقیقتاً حضور ہی تمام صوفیائے کرام کے سرگروہ پیشوا اور سالار ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضور سے ہی خرقۂ خلافت پایا تھا۔

ساتویں امام

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام :۔ والد ماجد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام والدہ ماجدہ حضرت حمیدہ ۱۲۵ھ ہجری میں بروز سنیچر بتاریخ ۸ صفر مدینہ طیبہ میں پیدا ہوئے اولاد اطہار کی مجموعی تعداد سینتیس تھی۔ ہارون رشید نے حضور کو زہر دلوا دیا بعمر پچپن سال بتاریخ ۲۵ رجب یا ۱۷ صفر بروز جمعہ حضور نے جام شہادت نوش فرمایا بغداد سے دو میل دور کاظمین شریفین میں مدفون ہوئے حضور کی نسل مبارک حضور کے چودہ صاحبزادوں سے جاری ہے حضور کا لقب کاظم ہے۔

آٹھویں امام

حضرت امام علی رضا علیہ السلام :۔ حضور کو عموماً امام رضا کہتے ہیں۔ والد بزرگوار حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور والدہ ماجدہ

کا اسم گرامی حضرت نجمہ تھا۔ ۱۴۸ھ ہجری میں بروز جمعرات بتاریخ ۱۵ر ذی الحجہ یا ۱۱ر ذیعقد مدینۂ طیبہ میں پیدا ہوئے حضور کے چار صاحبزادے تھے اور دو صاحبزادیاں تھیں، مامون رشید عباسی نے حضور کو زہر دلوادیا۔ حضور نے صرف پچپن سال اور چھ مہینے کی عمر میں شہادت پائی۔ شہادت بتاریخ ۲۱ر رمضان یا ۱۷ر صفر کو ۲۰۳ھ ہجری میں ہوئی۔

حضور کا مدفن مشہد مقدس میں ہے۔ جو ملک ایران کے اندر ہے۔

نویں امام

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام:۔ لقب مبارک جواد ہے۔ والد بزرگوار کا نام نامی حضرت امام علی رضا علیہ السلام اور والدۂ معظمہ کا اسم گرامی خیزران ریحانہ ہے۔ ۱۹۵ھ ہجری میں بروز جمعہ بتاریخ ۱۰ر رجب مدینہ طیبہ میں پیدا ہوئے۔ معتصم باللہ عباسی نے حضور کو زہر دلوادیا اور اُسیکے اثر سے صرف پچیس سال کی ہی عمر میں شہید ہو گئے۔ سال شہادت ۲۲۰ھ ہجری اور تاریخ شہادت ۶ر ذی الحجہ یا ۲۹ر ذیعقدہ ہے۔ حضور کے دو صاحبزادے تھے اور چار صاحبزادیاں تھیں۔ کاظمین شریفین میں ہی زیر خاک آرام فرمایا۔

دسویں امام

حضرت امام علی نقی علیہ السلام:۔ لقب مبارک ہادی ہے۔ حضور حضرت امام محمد تقی یا حضرت جواد علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ والدۂ معظمہ کا نام سمانہ تھا۔ ۲۱۲ھ ہجری میں بروز جمعہ بتاریخ ۱۰ر رجب یا ۵ر رجب مدینۂ طیبہ میں پیدا ہوئے۔ حضور کے نو صاحبزادے تھے اور صرف ایک صاحبزادی تھیں۔ متوکل عباسی نے حضور کو زہر دلوایا اور حضور نے اسی زہر کے اثر سے بسال ۲۵۴ھ

بروز اتوار تاریخ ۲ ر رجب شہادت پائی اور سامرہ یا سُرّ مَن رَاٰی میں مدفون ہوئے جو بغداد سے تیس میل دور ہے۔ حضور دنیا میں صرف ۴۲ سال تک رہے۔

گیارہویں امام حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام:۔ ملقب بہ امام عسکری، حضور حضرت امام علی نقی علیہ السلام اور حضرت سوسن سلام اللہ علیہا کے صاحبزادے ہیں۔ ۲۳۲ھ ہجری میں بروز جمعرات تاریخ ۱۴ ربیع الاول یا ربیع الثانی مدینۂ طیبہ میں پیدا ہوئے۔ حضور کے صرف ایک صاحبزادے تھے اور صرف ایک ہی صاحبزادی۔ معتمد عباسی نے حضور کو زہر دلوا دیا اور حضور صرف اٹھائیس سال اور آٹھ مہینے کی ہی عمر شریف میں شہید ہو گئے۔ سال شہادت ۲۶۰ھ ہجری اور تاریخ شہادت ۲۳ محرم یا ۸ ربیع الاول ہے۔ حضور بھی سامرہ میں ہی مدفون ہوئے۔

بارہویں امام حضرت امام مہدی علیہ السلام:۔ حضور کے بارے میں شیعہ اور سنی عقیدہ میں اختلاف ہے۔

حضرات شیعہ کے عقیدے کے مطابق حضور کی ولادتِ شریفہ ہو چکی ہے تاریخ ولادت ۱۵ شعبان ہے۔ حضور حسینی ہیں۔ سامرہ میں شب جمعہ کو پیدا ہوئے والدِ بزرگوار امام حسن عسکری علیہ السلام اور والدہ ماجدہ کا اسم گرامی نرجس ہے۔ حضور کی عمر شریف صرف پانچ سال کی تھی جب اپنے دولتکدہ کے ایک گوشہ میں تشریف لے گئے اور اپنے والدین کے سامنے ان کے دیکھتے دیکھتے

روپوش ہو گئے۔ سال روپوشی ۲۶۵ھ ہے قربِ قیامت میں بحکمِ خدا
ظہور فرمائیں گے اور تمام دنیا کے اندر امن اور سلامتی اور حق اور انصاف
کو قائم فرما دیں گے۔ حضور بقیدِ حیات ہیں اور صحیح و سالم دنیا میں موجود
ہیں۔

حضراتِ اہلِ سنت کے عقیدہ کے مطابق حضور ابتک پیدا نہیں ہوئے
قربِ قیامت میں پیدا ہونگے چالیس سال کی عمر شریف کے بعد جلوہ افروز
ہوں گے تمام شاہانِ عالم کو مغلوب کر دیں گے۔ دنیا میں خیر و برکت کا ہی
دور دورہ ہوگا اور تمام دنیا میں صرف اسلام ہی اسلام ہوگا حضور کے والد
بزرگوار کا نام عبد اللہ والدۂ معظمہ کا نام آمنہ اور حضور کا اسمِ گرامی محمد ہوگا۔
حضور امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہوں گے۔

مسلمانو! یہی ہیں وہ بارہ امام جو ظہور اسلام سے لیکر
قیامت تک تمام امتِ محمدیہ کے متفقہ امام ہیں۔ سلام ہو اللہ کا انکی ازواجِ
پاک پر۔

اب میں یہ بھی عرض کر دوں کہ لفظِ امام کے معنی کیا
ہیں۔ تاکہ آپ اسکو بخوبی سمجھ لیں کہ اپنے آپکو مسلمان کہنے والے کے
نزدیک ان ائمہ کرام کے مدارج اور مراتب کیا ہیں نیز یہ کہ ہر ایک مسلمان
کو ان ائمۂ اہلِ بیت کی کیسی تعظیم کرنی چاہیئے۔ اور ان کے ساتھ کیسی

عقیدت رکھنی چاہیئے۔میں یہاں قرآنِ کریم کی چار آیتیں نقل کئے دیتا ہوں جن میں لفظِ امام آتا ہے اور چاروں آیتوں میں یہ لفظ چار مختلف معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ وہ آیتیں یہ ہیں:۔

پہلی آیت:۔ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (سورۂ بقرہ۔ آیت ۱۱۸)

اللہ پاک حضرت ابراہیم علیہ السلام سے خطاب فرماتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے ابراہیم ہمیں تجھے لوگوں کا سردار بنادوں گا۔ اس آیت کریمہ میں لفظ امام بمعنی سردار آیا ہے۔

دوسری آیت:۔ یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِھِمْ (سورۂ بنی اسرائیل آیت ۷۵)

اللہ پاک فرماتے ہیں کہ اُس دِن یعنی قیامت کے دن میں لوگوں کو ان کے روحانی پیشواؤں کے ذریعہ بلاؤں گا۔ یہاں لفظِ امام روحانی پیشوا یا مرشد کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

تیسری آیت:۔ وَاِنَّھُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ (سورۃ الحجر۔ آیت ۷۹)

اور بلاشبہ یہ دونوں روشن مثالیں ہیں۔ اس آیہ کریمہ میں لفظ امام روشن مثال کے معنوں میں مستعمل ہے

چوتھی آیت:۔ وَجَعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا (سورۂ الفرقان۔ آیت ۷۴)

اے ہمارے رب! آپ پرہیزگاروں کے لئے ہمیں ایسا

بنا دیں کہ وہ ہماری پیروی کریں۔ یہاں لفظِ امام مطاع کے معنوں میں آیا ہے۔

مطاع اس ہستیٔ مبارکہ کو کہتے ہیں جنکی پیروی اور اتباع حصولِ نجات کے لئے

لازمی اور ضروری ہو۔

مذکورہ بالا آیات سے یہ حقیقت روشن ہو گئی کہ مولائے

کائنات حضور علی مرتضیٰؑ سے لے کر سیدنا حضرت امام مہدی علیہ السلام تک یہ

تمام ائمہ اہل بیت نبوت یعنی یہ دوازدہ امام تمام مسلمانوں اور ساری امتِ محمدیہ

کے سردار، روحانی پیشوا یا مرشد حقیقی ہیں اور حصول دین وایمان کیلئے روشن

مثالیں یا اسوۂ حسنہ ہیں نیز یہ کہ بغیر انکی اتباع اور پیروی کئے نہ تو ایمان

مل سکتا ہے اور نہ عرفان اور نہ نجات اور چھٹکارے کی ہی صورت نظر

آسکتی ہے۔

یہی وہ عقیدہ ہے جو ہمارے سلف صالحین اور بزرگانِ دین

کا عقیدۂ صحیح ہے اور علماءِ اہلِ سنت کے قول کے مطابق تمام سنی حنفی مسلمانوں کو

اسی عقیدہ پر قائم رہنا واجب ہے۔

چنانچہ زبدۃ العلماء اور سند الفقہا حضرت علامہ قاضی

ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ جنکی کتاب مالا بدّ منہ سنّی حنفی درسیات میں لازماً داخل ہے اپنی معرکۃ الآرا تصنیف "سیف المسلول" مطبوعہ احمدی پریس دہلی کے صفحہ ۲۲۹ میں تحریر فرماتے ہیں

...... وامام را معنی دیگر ظاہر گشتہ (ترجمہ) لفظ امام کا ایک دوسرا مفہوم بھی ہے۔ وآن آنست کہ فیوض وبرکات کارخانۂ ولایت کہ از جناب الٰہی بر اولیاء اللہ نازل می شود اول بر یک شخص نازل می شود (ترجمہ) اور وہ مفہوم یہ ہو کہ اللہ پاک کی طرف سے جو فیوض وبرکات اولیا اللہ پر نازل ہوتے ہیں وہ پہلے ایک ہی ہستی پر نازل ہوتے ہیں۔ وازان شخص قسمت شدہ بہر یک از اولیاء عصر موافق مرتبہ و بحسب استعداد او میرسد۔ (ترجمہ) اور اللہ پاک کی جانب سے اترے ہوئے وہ تمام فیوض وبرکات اسی ایک ہستی مقدسہ کے ذریعہ اس زمانہ کے تمام اولیاء اللہ کو ان کے مرتبہ اور انکی استعداد کے مطابق پہنچتے ہیں۔

وہیچ کس از اولیاء اللہ بے توسط او فیضے نمی رسید۔ (ترجمہ) اور اولیا اللہ میں سے کسی کو بھی اس ہستی مقدسہ اور نفس زکیہ کے وسیلہ کے بغیر کوئی فیض نہیں پہنچتا۔

وکسے از مردان خدا بے وسیلۂ او درجہ ولایت نمی یابد۔ (ترجمہ) اور

اللہ والوں میں سے کوئی شخص بھی اس امام الائمہ کے وسیلہ کے بغیر ولایت کا کوئی درجہ نہیں پا سکتا۔

اقطاب جزئی و اوتاد و ابدال و نجبا و نقبا و جمیع اقسام اولیاء خدا بوے محتاج میباشند۔ (ترجمہ) سارے قطب، سارے اوتاد تمام ابدال تمام نجبا تمام نقبا اور دیگر اقسام کے تمام اولیاء خدا اُسی مرکز ولایت کے محتاج ہیں۔

صاحب این منصب عالی را امام و قطب الارشاد بالاصالۃ نیز میگوید۔ (ترجمہ) اس منصب عالی کے رکھنے والے کو امام اور قطب الارشاد بالاصالۃ بھی کہتے ہیں۔

و این منصب عالی از وقت ظہور آدم علیہ السلام بروح پاک علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ مقرر بود۔ (ترجمہ) اور امامت و ولایت کا یہ سب سے اونچا منصب حضرت آدم علیہ السلام کے ظہور کے وقت سے ہی حضور علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی ہی روح پاک پر مقرر تھا

و پیش از نشاء عنصری آنحضرت ہم در امم سالقہ ہر کرا درجہ ولایت میرسید بتوسط روح پاک آنحضرت میرسید۔ (ترجمہ) اور وہ اس طور پر کہ حضور مولائے کائنات کے ظہور سے پہلے ہی اگلی امتوں میں ہر اس شخص کو جسکو ولایت کا کوئی مرتبہ ملا وہ مرتبہ ولایت حضور کی ہی روح پاک کے وسیلہ سے اسکو ملا۔

و بعد وجود عنصری تا وقت رحلت او از صحابہ و تابعین ہمہ را ایں دولت

اور رسیدہ۔ (ترجمہ) اور جناب مولیٰ کے ظہور کے بعد حضور کی رحلت تک صحابہ اور

تابعین جتنے بھی تھے سب نے اس دولت کو حضور کے ہی وسیلہ سے پایا۔

وبعد رحلت او این منصب عالی بہ حسن مجتبیٰ وبعد از وے بہ حسین شہید کربلا و پسر بہ امام زین العابدین پسر بہ محمد باقر بعد ازاں بہ جعفر صادق پسر بہ موسیٰ کاظم پسر بہ علی الرضا پسر بہ محمد التقی بعد ازاں بہ علی النقی پسر بہ حسن العسکری علیہم السلام آں منصب عالی مفوض گشتہ۔ (ترجمہ) مولیٰ کی شہادت کے بعد یہ منصب عالی حضرت امام حسن علیہ السلام کو سپرد ہوا آپ کے بعد سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کو آپکے بعد حضرت امام زین العابدین کو آپکے بعد امام محمد باقر کو آپ کے بعد حضرت امام جعفر صادق کو آپ کے بعد حضرت امام موسیٰ کاظم کو آپکے بعد حضرت امام رضا کو آپ کے بعد حضرت امام تقی کو آپ کے بعد حضرت امام نقی کو اور آپکے بعد حضرت امام حسن عسکری علیہم السلام کو۔

وبعد وفات عسکری علیہ السلام تا وقت ظہور سید الشرفا غوث الثقلین محی الدین عبد القادر جیلانیؒ ایں منصب عالی بروح عسکری علیہ السلام متعلق بود۔ (ترجمہ) اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی رحلت کے بعد سے سید الشرفا غوث الثقلین حضور محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے

ظہور مبارک تک اس منصب عالی کا تعلق حضور امام حسن عسکری علیہ السلام

کی روحِ پاک کے ساتھ رہا۔

چوں حضرت غوث الثقلین پیدا شد این منصب مبارک بوے متعلق

شد۔ (ترجمہ) جب حضور غوث پاک کی ولادت شریفہ ہوئی تو یہ مبارک منصب

آپ کے سپرد ہو گیا۔

وتا ظہور محمد مہدی علیہ السلام ایں منصب بروح مبارک غوث الثقلین متعلق

باشد۔ (ترجمہ) اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے وقت تک اس منصب

کا تعلق حضور غوثِ پاک کی روح مبارک کے ہی ساتھ رہے گا۔

مسلمانو! یہی ہے اہلِ سنت والجماعت کے بزرگوں کا صحیح عقیدہ

اللہ پاک ہمیں اور آپکو ائمۂ اہلِ بیتِ نبوت کی محبت عطا کریں اور

ہم سب کو انکی پیروی اور اتباع نصیب فرمائیں۔ آمین! آمین!! آمین!!!

مزید معلومات کے لئے

حضرت بابا صاحب کی

مندرجہ ذیل تالیفات ملاحظہ فرمائیں

۱۔ ردِ فضائلِ معاویہ ۲ر

۲۔ اصحاب رسول اللہ اور معاویہ کی صحابیت۔ فی جلد ... ایک روپیہ

۳۔ علی اور معاویہ ... ... تین روپے آٹھ آنے

۴۔ حق اور اہل حق کی شاندار فتح ۱ر

۵۔ قولِ فیصل حصۂ اول ۸ر

کتابوں کے ملنے کا پتہ :۔

حضرت مولانا حفیظ الرحمن صاحب، امام شہر، کچی باغ بنارس

حضرت مولانا ظفر الحسن صاحب پرنسپل۔ جوادیہ کالج۔ بنارس

بابا خلیل احمد۔ عالم پورہ بنارس

مطبوعہ :۔ (علمی الیکٹرک اسٹیم پریس۔ تلیا نالہ بنارس۔ فون نمبر ۵۵۸)